© rasailojaraid.com

غزل

دیکھا ہے جب سے چہرہ کسی ماہتاب کا
عالم نہ دیکھا جائے میرے اضطراب کا

ہم سوچتے رہے کہ کریں کونسا گناہ
آیا یہ مرحلہ نہ کبھی ارتکاب کا

پھولوں کے درمیاں سے جو گزرا وہ مہ جبیں
بے رنگ ہو کے رہ گیا چہرہ گلاب کا

کیا دوش دیں کسی کو ہم اپنا ہی تھا قصور
دل سے معاملہ تھا نظر کے سراب کا

کندہ ہے لوح جاں پہ تیرا اب بھی ہر سوال
میرا وجود، آئینہ میرے جواب کا

بستی میں رہنے والوں سے تو کچھ گلہ نہیں
احساں ہے مجھ پہ اپنے ہی اک ہمرکاب کا

دیوانہ وار راہ وفا پہ چلا ہوں میں
ٹھوکر پہ رکھ کے خوف عذاب و عتاب کا

دیوانگی میں ہے نہاں فرزانگی کی بات
کہ حرف حرف یاد جنوں کی کتاب کا

میں کر سکا نہ دل کو مقید دماغ میں
ہے میرے عقل و ہوش پہ قبضہ شباب کا

جو کچھ بھی ہو رہا ہے میرے اردگرد آج
سارا کیا دھرا ہے یہ عالی جناب کا

کرتا ہے اب بھی خالد خود سر جنوں کی بات
ہر سمت گرچہ شور ہے چنگ و رباب کا

خالد شبیر احمد

© rasailojaraid.com